

پیام امن

اپریل سے جون

ایڈیشن 2017

زیر نظر شمارے میں:

مشاورتی اجلاس:

شمار سب کا۔ سب کے لیے

ریڈیو پروگرام:

افراد شماری، مسائل اور حل

سیمینار: لبرل ازم کیا ہے؟

ترہیتی ورکشاپ: تعمیر امن

مشاورتی اجلاس:

انسانی حقوق کی ایڈووکیسی

اور محافظین کا تحفظ

ترہیتی اجلاس:

مذہبی اقلیتوں کی سیاسی عمل میں

مؤثر شمولیت

ادارہ برائے سماجی انصاف

2014 سے انسانی حقوق اور

قوانین کے اطلاق کے لیے

وکالت، اداروں کی ٹیکنیکی

مشاورت، انسانی حقوق، امن اور

انصاف کے ترہیتی پروگرامز اور

تحقیقی جائزے تیار کرنے کا کام

کرتا ہے۔

ادارہ کی سرگرمیاں:

مشاورتی اجلاس: شمار سب کا۔ سب کے لیے

3 جون 2017ء کو افراد شماری کے حوالے سے ادارہ نے مشاورتی اجلاس کا انعقاد کیا جس میں مختلف اضلاع سے تعلق رکھنے والے 30 کارکنوں نے اپنے علاقوں میں افراد شماری سے متعلق عوامی آگہی کے لیے منعقدہ سرگرمیوں اور خانہ و افراد شماری کے مرحلے کے دوران شماریاتی عملہ اور عوام کو درپیش مشکلات اور ان کے حل کے لیے کی جانے والی کاوشوں سے شرکا کو آگاہ کیا۔ کارکنوں نے مجموعی طور پر افراد شماری کے عمل پر اظہارِ اطمینان کیا اور اپنے مشاہدات بیان کرتے ہوئے کہا کہ کئی علاقوں میں خانہ بدوش افراد شناختی کارڈ نہ ہونے کی وجہ سے اندراج سے محروم رہ گئے جبکہ یہ شکایات بھی ملی کہ معذور اور خوجہ سراؤں کا اندراج نہیں ہو سکا کیونکہ ابتدائی طور پر ان کو سوالنامہ میں شامل نہیں کیا جاسکتا تھا۔ پیٹر جیکب نے تمام ساتھیوں کی کاوشوں کو سراہا اور انھیں انسانی حقوق، امن اور جمہوری اقدار کے فروغ کے لیے ہمہ وقت جدوجہد کرنے کی تلقین کی۔

ریڈیو پروگرام: افراد شماری، مسائل اور حل

8 مئی 2017ء کو ادارہ کی ٹیم بشمول پیٹر جیکب، سُنیل ملک، کلثوم مونیکا اور عمانوئیل شفقت نے مست FM-103 کے میزبان عامر ریاض کے پروگرام "لوک لہر" میں شرکت کی۔ جس میں شرکاء نے افراد شماری کے لیے اعداد و شمار اکٹھا کرنے کے طریقہ کار اور افراد شماری کے فوائد پر گفتگو کی نیز شمار کے عمل کو بہتر کرنے کے لیے تجاویز بھی پیش کیں۔ شرکاء نے مزید کہا



افراد شماری کے مشاورتی اجلاس کے شرکاء



سی ایس جے ٹیم ایف ایم-103 کے میزبان کے ہمراہ

فون نمبر: 042-36661322

ای میل: info@csjpak.org

ویب سائٹ: www.csjpak.org

فیس بک: Centre for Social Justice



کہ افراد شہاری کے نتائج معاشی و انتظامی وسائل کی فراہمی و تقسیم، فعال منصوبہ بندی اور موثر پالیسیوں کی تشکیل میں مددگار ثابت ہوتے ہیں لہذا افراد شہاری کا بلا تعطل انعقاد ناگزیر ہے تاکہ پاکستان میں بسنے والے تمام افراد کے بارے میں مفصل، جامع اور قابل بھروسہ اعداد و شمار اکٹھے کئے جاسکیں۔

سیمینار: لبرل ازم کیا ہے؟

ادارہ نے گورنمنٹ کالج یونیورسٹی لاہور کے شعبہ فلسفہ کے تعاون سے "ایکسویں صدی میں انسانی حقوق کی آفاقیت" کے عنوان سے تربیتی سلسلے کے تحت دوسرا سیمینار 26 اپریل 2017ء کو یونیورسٹی کیمپس میں منعقد کیا جس کا آغاز ڈاکٹر ایلون مراد کے افتتاحی خطاب سے ہوا۔ ادارہ کے چیئر پرسن وجاہت مسعود نے اظہار خیال



پیٹر جیکب سیمینار کے دوران خطاب کرتے ہوئے

کرتے ہوئے کہا کہ لبرل ازم زندگی کے لیے درکار مواقع، حقوق، آزادیوں کے امکانات اور دو مختلف دھاروں کو حوصلے سے قبول کرنے کا نام ہے نیز انسانی مساوات، علم سے محبت، ہمدردی کی حرارت، پیداوار کا اثبات، تخلیقی صلاحیت اور انکساری لبرل ازم کے لازمی اجزاء ہیں۔ ڈاکٹر فوزیہ غنی نے

لبرل معاشی پالیسیاں اور ان کے انسانی حقوق پر اثرات اور محمد افضل خان نے آرٹس اور سوشل سائنس میں لبرل ازم کے تصورات پر اظہار خیال کیا جبکہ پیٹر جیکب نے بحث کی تخلیص اور تبصرہ کرتے ہوئے کہا کہ لبرل ازم کا فاشزم سے کوئی ناٹ نہیں کیونکہ لبرل یا آزادی پسند فریم ورک میں رواداری اور حقوق کا احترام، کشادہ دلی سے قبول کیا جاتا ہے۔ مقررین نے طلباء کے سوالات کے جوابات بھی دیئے۔ ڈاکٹر صوبیہ طاہر نے اختتامی کلمات میں تمام شرکاء کا شکریہ ادا کیا۔



پروفیسر مرزا اطہر بیگ، پیٹر جیکب، وجاہت مسعود اور شرکاء

ترہیتی ورکشاپ: تعمیر امن

ادارہ نے 24 تا 27 مئی 2017ء کو تعمیر امن کے عنوان سے ترہیتی ورکشاپ کا انعقاد کیا جس میں سندھ اور پنجاب کی مختلف ضلعی امن کمیٹیوں کے 25 ممبران نے



تعمیر امن کی ترہیتی ورکشاپ کے شرکاء

شرکت کی۔ اس ترہیتی ورکشاپ میں شرکاء کا چناؤ ادارہ کے رضا کاروں کے ذریعے امن کمیٹی اراکین سے ملاقات کی بنیاد پر عمل میں آیا۔ پیٹر جیکب، تنویر جہاں، امجد نذیر اور حنیفر جگ جیون نے امن کی جہتیں اور تعمیر امن کے نظریات، تنازعات کے تجربہ اور تصفیہ کی مہارتیں، دنیا اور خطے میں امن کے امکانات جیسے ذیلی موضوعات پر شرکاء کو تربیت دی۔ ترہیتی ورکشاپ کے دوران فوکس گروپ ڈسکشن میں ممبران امن کمیٹی نے اپنے متعلقہ اضلاع میں امن کمیٹیوں کو درپیش مسائل اور ان کے حل کے لیے سفارشات پیش کیں۔

مشاورتی اجلاس: انسانی حقوق کی ایڈووکیسی اور محافظین کا تحفظ

ادارہ برائے سماجی انصاف نے جمہوری کمیشن برائے انسانی ترقی کے اشتراک سے 19 جون 2017ء کو مشاورتی اجلاس منعقد کیا جس میں پنجاب، سندھ اور اسلام آباد سے تعلق رکھنے والے 23 انسانی حقوق کے محافظین نے شرکت کی۔ شرکاء نے اتفاق کیا کہ حکومت کو سماجی تنظیموں کی مشاورت سے ایسا قانونی ڈھانچہ تشکیل دینے کی ضرورت ہے جس میں سماجی تنظیموں کے لیے قانون سازی، پالیسی اور رجسٹریشن اتھارٹی کا قیام شامل ہو نیز انسانی حقوق بشمول محافظین کے تحفظ کے حوالے سے حکومت پالیسی تشکیل دے۔ اس موقع پر پاکستان ہیومن رائٹس ڈیفینڈرز نیٹ ورک کے مینڈیٹ اور رکنیت کے معیارات پر بھی گفتگو ہوئی اور تمام انسانی حقوق کے محافظین کو تاکید کی گئی کہ ہر انسانی یا خطرات کی صورت میں فوری سیکرٹیریٹ میں موجود ہیلپ لائن پر اطلاع دی جائے تاکہ بروقت احتیاطی اقدامات اٹھائے جاسکیں۔

ترہیتی اجلاس: مذہبی اقلیتوں کی سیاسی عمل میں موثر شمولیت



پروفیسر ڈاکٹر یعقوب خان بگلش اظہار خیال کرتے ہوئے

ادارہ نے لاہور میں مشاورتی و ترہیتی اجلاس منعقد کرنے کا سلسلہ شروع کیا ہے جس میں مختلف سیاسی و سماجی تنظیموں کے کارکنوں، مذہبی شخصیات، اقلیتی کونسلرز اور دیگر شعبوں سے تعلق رکھنے والے افراد کو شرکت کی دعوت دی جاتی ہے۔ 28 اپریل 2017ء کے اجلاس میں پروفیسر ڈاکٹر یعقوب خان بگلش نے اظہار خیال کرتے ہوئے کہا کہ کسی جمہوری ملک کے قومی دستاویز میں اگر شہریوں کی بجائے اقلیت اور اکثریت کی اصطلاحات استعمال کی جائیں تو اس کے نتیجے میں اقلیتوں کے قومی معاملات اور قومی دھارے سے دور رہنے اور رکھے جانے کا جواز پیدا ہوتا ہے جس سے نہ صرف مذہبی تنگ نظری بلکہ معاشرتی بیگانگی پیدا ہوتی ہے۔ اکثریت اور اقلیت کے مابین شکوک و شبہات دور کرنے، ایک جمہوری اور پرامن معاشرے کے قومی بیانیے کو اجاگر کرنے کے لیے باہمی مکالمہ کو فروغ دینا ناگزیر ہے۔ اس تسلسل کو جاری رکھتے ہوئے 27 مئی 2017ء کے اجلاس میں پیٹر جیکب نے گفتگو

کرتے ہوئے کہا کہ پاکستان میں 1973ء کے بعد اقلیتوں کی قانون ساز اداروں میں نمائندگی کے لیے کئی طریقہ ہائے کار آزمائے گئے جس میں ایوان کے ذریعے انتخاب (1974-1977)، ضیاء الحق کا چناؤ (1984-1981)، جداگانہ انتخابات (2002-1979) اور مخلوط انتخابات / متناسب نمائندگی (2002-2017) قابل ذکر ہیں۔ اگر ان اداروں میں اقلیتوں کے حقوق کے لیے قانون سازی اور اقلیتی نمائندوں کی کارکردگی کا تقابلی جائزہ لیں تو موجودہ نظام

کے تحت ہی اقلیتوں کے حقوق کے حوالے سے پیش رفت دکھائی دیتی ہے جس میں ملازمت کوٹہ، حدود آرمینس میں ترمیم، تکفیری قوانین میں ترمیم، قومی یوم اقلیت، سینٹ میں نمائندگی اور ہندو میرج ایکٹ وغیرہ شامل ہیں۔

مذہبی اقلیتوں کے لیے طرزِ نمائندگی کے حوالے سے ادارہ کا موقف ہے کہ سیاسی معاملات میں مذہب کا استعمال مناسب نہیں لہذا اقلیتوں کے لیے دوہرا ووٹ، مذہب کی بنیاد پر علیحدہ حلقہ بندیاں اور اقلیتی نمائندوں کا براہ راست اقلیتی ووٹروں کے ذریعے منتخب ہونا ناقابلِ عمل تجاویز ہیں نیز ایسی تجاویز اقلیتی نمائندوں کو موثر اور فعال بنانے میں کم جبکہ مذہبی تعصب کو فروغ دینے، قومی یکجہتی کی حوصلہ شکنی کرنے اور مذہبی اقلیتوں کو قومی سیاسی دھارے سے کاٹنے میں زیادہ کارفرما ہوں گی۔



ترہیتی اور مشاورتی اجلاس کے شرکاء

نوٹ: معزز قارئین! پیام امن کا دوسرا شمارہ پیش خدمت ہے۔ اپنی قیمتی آراء سے مندرجہ ذیل ایڈریس یا ای میل پر ارسال کریں۔

PRINTED MATTER

ادارہ برائے سماجی انصاف
منجانب:
E-58، گلی نمبر 8، آفیسرز کا لونی، والٹن روڈ، کینٹ، لاہور

نام _____

پتہ _____
